www.ahlulathar.net

کیا آج ائمہ اربعہ کی طرف منسوب ہونے والے واقعی ان کے متبعین ہیں

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں

ائمہ اربعہ اوران سے پہلے کے زمانے کے لوگ سلف کے منہج (یا طریقے) پر تھے۔ اسی طرح ان کے شاگرد جنہوں نے ان سے علم حاصل کیا وہ بھی عقیدے میں سلف (صالحین) کے مذہب پر تھے۔ اسی طرح عبادات اور دین کے بقیہ امور میں بھی وہ سلف کے منہج پر تھے، یہاں تک کہ چوتھی صدی ھجری ختم ہوئی اور اس وقت مسلمانوں کے اندر نئی چیزیں جیسے صوفیت (تصوف)، قبر پرستی، علمِ کلام اور منطق جیسی چیزیں داخل ہو گئیں۔ اس وجہ سے لوگ، سوائے ان میں سے بہت کم کے، صوفیت، قبر پرستی، تشیع اور علم کلام وغیرہ سے متاثر ہو گئے، یہاں تک کہ لوگوں نے کتاب وسنت سے دلیل لینا چھوڑ دیا اور علمِ کلام اور منطق سے دلیل لینے لگے۔ انہوں نے اسے عقلی دلائل اور روشن عقلی کا نام دے دیا۔ رہا کتاب وسنت کے دلائل تو انہوں نے اسے سمعی ظنی دلائل کا نام دے دیا جس سے ان کے نزدیک ظن یعنی گمان (جو یقین نہیں ہے) اس کا فائدہ ہوتا ہے۔ رہا علمِ منطق اور علمِ کلام، تو اس سے (ان کے نزدیک) یقین کا فائدہ ہوتا ہے۔ اسی لئے وہ اسے عقلی دلائل (روشن عقلی) کہتے ہیں اور اسی لئے وہ عقل کو نقل (قرآن وسنت کے نصوص) پر مقدم کر دیتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ عقل غلطی نہیں کرتی بر خلاف نقل کے جس میں کوئی کمزوری آسکتی ہے جیسے سند اور راوی کی کمزوری۔ اس طرح وہ لوگوں میں اس تعلق سے شک وشبہ پیدا کر دیتے ہیں اور اپنے عقیدے کو علمِ کلام کی بنیاد پر بناتے ہیں۔

یہ (خرابی) ان مذاہبِ اربعہ کے بعض متبعین کے اندر بھی داخل ہو گئی۔ تو تم دیکھو گے کہ (بعض لوگ) جو اپنی نسبت، مثال کے طور پر، امام شافعی کے مذہب کی طرف کرتے ہیں، وہ فقہ میں شافعی ہیں لیکن عقیدے میں عقلانی ہیں جو عقیدے میں امام شافعی کے مذہب کے خلاف ہے۔ یہاں تک کہ ان میں سے کہنے والا کہتا ہے کہ وہ (فقہی) مذہب میں شافعی ہے اور عقیدے میں نقشبندی ہے۔ تو وہ علمِ فقہ کے اعتبار سے شافعی ہے اور عقیدے میں نقشبندی[1] یا عقلانی[2] ہے۔

---

[1] نقشبندی طریقہ مختلف صوفی طریقوں میں سے ایک ہے جو بہاء الدین نقشبند کی طرف منسوب ہے جس کی پیدائش ۷۲۸ ہجری میں بخارا کے قریب ہوئی تھی۔

[2] عقلانی وہ لوگ ہیں جو شریعت کے نصوص کے آگے اپنی عقلیں دوڑاتے ہیں اور جو باتیں ان کی ناقص عقلوں سے ٹکراتی ہیں تو وہ اسے یا تو مکمل طور پر رد کر دیتے ہیں یا من گھڑت تاویلیں کرنے لگتے ہیں بغیر یہ سوچے ہوئے کہ عقلِ سلیم کبھی نقلِ صحیح کی مخالفت نہیں کرے گی۔۔ جہمیہ، معتزلہ، اشاعرہ اور ماتریدیہ یہ سارے عقلانی ہیں۔

ایسی چیزیں ان کے اندر پھیلی ہوئی ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے ائمہ کی عقیدے میں مخالفت کر بیٹھے[3] اور متاخرین (بعد کے لوگوں) کے عقائد لے لئے۔ اس طرح وہ ھجڑے جیسے مخلط (ملاوٹی) بن کر رہ گئے جس کے بارے میں نہیں جانا جاسکتا کہ کیا وہ مرد ہے یا عورت؟

تو یہ ہے وہ آفت جو آج مسلمانوں میں داخل ہو چکی ہے۔ اسی وجہ سے قبروں پر مشاہد (مزار) تعمیر کئے گئے اور لوگوں کے دل ان مزاروں سے جوڑ دئے گئے، سوائے ان کے جنہیں اللہ نے بچالیا، اور مساجد چھوڑ دی گئیں!

جب فاطمیوں نے، جو باطنی شیعہ تھے، مصر پر قبضہ کر لیا اور بہت سارے ملکوں پر ان کا قبضہ ہو گیا اور (مختلف) صوفی طریقے پھیل گئے تو انہوں نے قبروں پر قبے اور تعمیرات کئے، جس سے بہت سارے لوگوں کے عقیدے بدل گئے، اور اسلام کا صرف نام رہ گیا تھا جس کی کوئی حقیقت باقی نہ تھی سوائے جس پر اللہ نے رحم کیا۔

(مصدر: شرح مقدمہ ابن ابی زید القیروانی رحمہ اللہ، از شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ ص ۸ تا ۱۰)

---

[3] برصغیر ہندوپاک کا بھی یہی معاملہ ہے۔ یہاں کے مسلمانوں کی اکثریت اپنے آپ کو حنفی کہتی ہے مگر عقیدے میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے عقیدے پر نہیں ہیں۔ وہ صرف فقہی مسائل میں جو فروعی مسئلہ ہے اس میں حنفی مذہب کی پیروی کرتے ہیں۔ اصل مسئلہ عقیدے کا ہے جس سے کسی گروہ کی حقیقی شناخت ہوتی ہے۔ عوام الناس سے ان کے علما جانے انجانے اس بات کو چھپاتے رہے ہیں کہ در حقیقت وہ کس کے عقائد سیکھتے اور پھیلاتے ہیں۔ دیوبندی مکتبہ فکر کے مشہور عالم، مولانا خلیل احمد سہارنپوری نے اپنے اور علمائے دیوبند کے عقائد کو ایک کتاب میں قلم بند کیا ہے جس کا نام المهند على المفند: عقائد علما اہلِ سنت دیوبند ہے۔ وہ اس میں لکھتے ہیں: **ليعلم قبل أن نشرع في الجواب إنا بحمد الله و مشائخنا رضوان الله عليهم اجمعين و جميع طائفتنا و جماعتنا مقلدون لقدوة الأنام و ذروة الإسلام الامام الهمام الإمام الأعظم أبي حنيفة النعمان بن ثابت رضي الله عنه في الفروع و متبعون للإمام الهمام أبي الحسن الأشعري و الإمام الهمام أبي منصور الماتريدي رضي الله عنهما في الإعتقاد و الأصول و منتسبون من طرق الصوفية إلى الطريقة العلية المنسوبة إلى السادة النقشبندية و الطريقة الزكية المنسوبة إلى السادة الچشتية و إلى الطريقة البهية المنسوبة إلى السادة القادرية و إلى الطريقة المرضية المنسوبة إلى السادة السهروردية ...** (اس سے پہلے کہ ہم جواب شروع کریں جاننا چاہئے کہ ہم اور ہمارے مشائخ اور ہماری ساری جماعت بحمد اللہ فروعات میں مقلد ہیں مقتدائے خلق امام ہمام امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے۔ اور اصول واعتقادیات میں پیرو ہیں امام ابوالحسن اشعری اور امام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ عنہما کے۔ اور طریقہائے صوفیہ میں ہم کو انتساب حاصل ہے سلسلۂ عالیہ حضرات حضرت نقشبندیہ اور طریقہ زکیہ مشائخِ چشتیہ اور سلسلہ بہیہ حضرات قادریہ اور طرقہ مرضیہ مشائخ سہروردیہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ)۔ (دیکھئے: المہند علی المفند)۔ تو یہ ہے ان کی حقیقت۔ یہ بات بھی جان لینے کی ضرورت ہے کہ ابو منصور ماتریدی کی تو پیدائش ۳۳۳ ھجری میں ہوئی۔ اور کہا جاتا ہے کہ ابوالحسن اشعری کی وفات ان کی پیدائش کے تقریباً دس سال قبل ہوئی تھی، یعنی ۳۲۴ ھجری میں۔ بہر حال یہ بات تو طئے ہے کہ یہ بہترین زمانے کے لوگوں میں سے نہیں تھے بلکہ ان کے بعد آئے جن کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا: خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم (بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر جو ان کے بعد ہیں، پھر جو ان کے بعد

ہیں)۔ تو اگر حق ان کی اتباع میں ہوتا تو پھر ان سے پہلے والے لوگ کیا گمراہ تھے؟ نہیں! بلکہ خود امام ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ کی زندگی میں کئی مرحلے آئے۔ اپنی زندگی کے قریب چالیس سال کی عمر تک وہ معتزلی عقیدے پر رہے۔ پھر انہوں نے عبداللہ بن سعید بن کلاب کے نظریہ کو اپنا لیا اور کلابیہ ہو گئے۔ اس دوران انہوں نے معتزلیوں کا خوب رد کیا جن کے عقیدے پر وہ پہلے تھے۔ آج ابوالحسن اشعری کی طرف نسبت کرنے والے لوگ حقیقت میں اشعری نہیں بلکہ کلابیہ ہیں کیونکہ ابو الحسن اشعری نے اپنی زندگی کے آخری مرحلے میں کلابیہ عقیدے کو چھوڑ کر سلف کے عقیدے کو اپنا لیا تھا اور اللہ کی تمام صفات کو بغیر تاول یا تحریف یا تشبیہ یا تعطیل کے قبول کر لیا تھا جیسا کہ ان کی کتاب: **الإبانة عن أصول الديانة** میں ہے۔ تو آج جو لوگ اپنے آپ کو اشعری کہتے ہیں وہ حقیقت میں کلابیہ ہیں۔ اگر یہ لوگ (یعنی اشعری اور ماتریدی) حقیقت میں اہلِ سنت ہوتے تو وہ اپنی نسبت کسی ایسے شخص کی طرف کیوں کرتے جو بعد میں پیدا ہوئے جبکہ پہلے سے اہلِ سنت موجود تھے؟

اللہ کے نبی ﷺ اور صحابہ کرام کا طریقہ ہی سلامتی والا ہے جب ماتریدیت اور کلابیت، اشعریت اور معتزلیت کا وجود ہی نہیں تھا۔ بلکہ آپ ﷺ نے فرقہ ناجیہ کا تعارف ہی اس طرح کرایا تھا: **ما أنا عليه و أصحابي** (جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں)۔ اور یہ حق پر تھے اور حق کے بعد گمراہی کے سوا کیا رہ جاتا ہے؟

ترجمہ اور حاشیہ: ابو مریم اعجاز احمد